اور گرد و غبار اڑ رہا ہے۔ معصوم بچے بلک بلک کر جان دے رہے ہیں، ہزاروں افراد کی ٹولیاں ادھر سے اُدھر بھاگتی پھر رہی ہیں اور ہر طرف لاشوں کا ڈھیر چھوڑ جاتی ہیں —— یہ بیسویں صدی کی بات ہے، راکٹوں اور میزائلوں کا دور اور خلائی سیاروں کا زمانہ۔ مغرب نے ستاروں پہ کمند ڈالی اور مشرق نے کمیونزم کی شکل میں روٹی کا مسئلہ حل کرنے کا ڈھنڈورا پیٹا۔ اس تہذیب و تمدن، اس ایجاد اور انکشاف کے طوفانی دور میں لاکھوں انسان بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیں۔ اللہ اکبر۔ نئی تہذیب کی ساری طمطراق، رعنائی اور چکا چوند اور نام نہاد ترقی و عروج پر اس سے بڑھ کر خدائی تھپیڑ اور کونسا ہو سکتا ہے۔؟ کہ اس تہذیب و تمدن نے انسانوں کو تحفہ دیا تو ہولناک ایٹمی ہتھیاروں کے ڈھیر لگا دئے۔ موت کا سامان تاریخ میں کبھی اتنا ارزاں نہ تھا کہ آج اگر ایٹمی اور دیگر جنگی ہتھیار انسانوں پر بانٹ دیا جائے تو خدا کی اس بستی کے ہر ہر باسی کو دو دو ٹن ہلاکت خیز مادہ اور ہتھیار مل جائے مگر نہ دے سکا تو دو وقت کھانا تو خیر بڑی بات ہے۔ وہ دو لقمے بھی میسر نہ کرا سکا، ادھر بھوک اور فقر و فاقہ اور ادھر جنگی ساز و سامان میں مسابقت کہ زمین تو کیا اب خلاء اور فضائیں بھی انسان کی ہلاکت آفرینیوں کی زد میں ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی ارشاد خداوندی "فاذاقهم الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يكسبون ـ" کا عملی مظاہرہ ہو سکتا ہے۔

اس نام نہاد انسانی ارتقاء کا خمیازہ بھوپال (بھارت) کے بے گناہ انسانوں کو بھی بھگتنا پڑا، گیس کا ایک پلانٹ پھٹنے سے دو ہزار سے زیادہ انسان ہلاک ہزاروں نابینا، مفلوج اور اذیت ناک بیماریوں کے کرب والم میں عمر بھر کے لئے مبتلا ہو گئے لاکھوں افراد متاثر ہوئے، ہیروشیما اور ناگاساکی کے بعد کسی شہر کا اتنے بڑے پیمانے پر مبتلائے آفات و مصائب ہو جانا، اور وہ بھی، تمدنی ضروریات اور سائنسی ترقیات و ایجادات کے نام سے۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ آج انسانیت ماتم کناں اور شرافت خندہ زن ہے، اس مادہ پرست تہذیب و تمدن پر کہ جس کے پیدا کردہ "انسانی آفات" آفات سماوی کو بھی پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

سمیع الحق

کاتب کی ضرورت

ماہنامہ الحق کے لئے ایک عمدہ اور بہترین کاتب کی ضرورت ہے جو مستقلاً دار العلوم میں قیام کر سکے تفصیلات کیلئے رابطہ قائم کریں۔ (ادارہ)